تَحَمُّل مزاجی کی فضیلت

30 April 2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار

اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ اَبدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ اَحمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (معجم کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم تَحَمُّل مزاجی (یعنی قُوّتِ برداشت) سے مُتَعَلِّق بیان سُنیں گے۔ احادیثِ مبارکہ میں تَحَمُّل مزاجی اور معاف کرنے کے جو فضائل آئے ہیں، وہ بھی بیان کئے جائیں گے۔ اللہ والوں کی تَحَمُّل مزاجی کے بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ تَحَمُّل مزاجی کا بنیادی تعلُّق غُصّہ دبانے سے ہے، لہٰذا غُصّہ پر قابو پانے کے بھی کچھ طریقے بیان کئے جائیں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

قُوَّتِ برداشت ہو تو ایسی!

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے کے لیے لوگ حاضر ہوا کرتے۔ ایک دن یمنی بادشاہوں کی اولاد سے وائل بن حُجْر وفد کی صورت میں بارگاہِ رسالت میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین دن پہلے ہی تمہارے آنے کی خبر دے دی

1 ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

تھی۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ان پر بے حد شفقت فرمائی، ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی، اپنے قریب بٹھایا، منبرِ اقدس پر ان کے لیے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے ،بَرَکت کی دُعا فرمائی اور حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ان کے رہنے کی جگہ تک لے جانے کا کام دیا۔ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس وقت نوجوان تھے، آپ بھی مکے کے ایک سردار کے صاحبزادے تھے، لیکن پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت کی بَرَکت سے مزاج میں سرداروں والی بات نہ تھی۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم ملتے ہی امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فوراً وائل بن حُجُر کے ساتھ چل دیئے۔ وائل بن حُجُر اونٹنی پر سوار تھے جبکہ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چونکہ گرمی زیادہ تھی اس لیے کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد انہوں نے وائل بن حُجُر سے کہا: گرمی بہت زیادہ ہے، اب تو میرے پاؤں اندر سے بھی جلنے لگے ہیں۔ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیجیے۔

وائل بن حُجُر نے صاف انکار کر دیا۔ اس پر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: کم از کم اپنے جوتے ہی پہننے کے لیے دے دیجیے تاکہ میں گرمی سے بچ سکوں۔ وائل بن حُجُر نے کہا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو بادشاہوں کا لباس پہن سکیں۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میری اونٹنی کے سائے (Shadow) میں چلتے رہو۔ یہ سُن کر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے زبردست قوتِ برداشت کا مظاہرہ کیا اور زبان سے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پورے مُلکِ شام کے گورنر بن گئے تو حضرت وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو دمشق بُلایا، جب یہ دمشق گئے تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان سے نہایت احترام سے پیش آئے اور ماضی کے اس واقعے کا بدلہ لینے کی بجائے حضرت وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور فرمایا: میرا تخت بہتر ہے یا آپ کی اونٹنی کی

کوہاں؟ حضرت وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہ عَنْہ نے کہا: اے امیرُ الْمُؤمنین! میں اس وقت نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور جاہلیت کا رواج وہی تھا، جو میں نے کیا۔ اب اللہ پاک نے ہمیں اسلام سے سرفراز فرمایا ہے اور آپ نے جو کچھ کیا وہی اسلام کا طریقہ ہے۔

حضرت وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہ عَنْہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اس نرم رَوَیّے سے اس قدر متأثر ہوئے کہ آپ نے فرمایا: کاش میں نے انہیں اپنے آگے سوار کیا ہوتا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا! **ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ تَحَمُّل مزاج** (یعنی قُوّتِ برداشت اور نرم مزاج والے) ہوتے تھے۔ ☆ مَحَبَّت بھرا اُسلوک فرمانے والے تھے۔ ☆ عاجزی و انکساری سے بھرپور تھے۔ ☆ صبر و تحمل کے عادی ہوتے تھے۔ ☆ نرم دل اور مہربان ہوتے تھے۔ ☆ دوسروں کے بُغض و کینہ سے پاک ہوتے تھے۔ ☆ بُرے سُلوک پر بھی اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ ☆ برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دیتے تھے۔ ☆ بُردبار ہوتے تھے۔ ☆ بدلہ لینے کی بجائے مُعاف کرنے والے ہوتے تھے۔ اے کاش! ہم بھی ان کے طریقے پر چلنے والے بن جائیں اور تَحَمُّل مزاجی کو اپنی عادت بنا لیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رِسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثمان انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ
دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
خلافت اِمامت وِلایت کَرامت ہر ایک فضل پر اِقتدارِ صحابہ

1 . . . فیضانِ امیر معاویہ، ص ۱۳

حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا حلم وبُردباری

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قوتِ برداشت میں اپنی مثال آپ تھے، چنانچہ ایک شَخْص نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اسے سزا دے سکتے ہیں۔ فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میری قوتِ برداشت کم ہو جائے۔[1]

الٰہی حُسنِ اخلاق اور نرمی کی سعادت دے
گناہوں پر ندامَت دے، صداقت دے شرافت دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! صحابیِ رسول حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی قوتِ برداشت سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمیں بھی بُردباری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ تَحَمُّل مزاج بننا چاہیے۔ اپنے اندر نرمی اور معاف کرنے کی عادات پیدا کرنی چاہئیں۔ دوسروں سے ہمیشہ اچھے سُلُوک سے پیش آنا چاہیے۔ دوسروں کو تحائف دینے کی عادت بنانی چاہیے۔ ایسی عادتوں سے جہاں آپس کے تعلّقات (Relations) مضبوط ہوں گے، آپس کی محبتوں میں اضافہ ہو گا، وہیں معاشرے میں خوشگوار فضا بھی قائم ہو گی۔

تحمل مزاجی کے کیا معنٰی ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! تَحَمُّل مزاجی کا معنٰی ہے برداشت کرنا، غصہ نہ کرنا، آپے سے باہر نہ ہو۔ جبکہ تحمل مزاجی کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے کہ غصے کے وقت پُرسکون اور مطمئن رہنا۔ (کتاب التعریفات، ص ۲۶، ماخوذاً)

1 ... حلم معاویہ، ص ۲۲، رقم: ۱۴

یہ ایک ایسا بہترین عمل ہے جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل کرتا ہے، اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں اللہ کریم کا فرمان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ﴿۱۳۴﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)	تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور اللہ نیک لوگوں سے مَحَبَّت فرماتا ہے۔

جبکہ ایک اور آیتِ مبارکہ میں معاف کرنے اور صبر و برداشت کی تعلیم اس طرح دلائی گئی ہے،

چنانچہ پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿۲۲﴾ (پ ۱۸، النور: ۲۲)	تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں اور دَرگزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شیطان کیا چاہتا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! معاف کرنا اور در گزر کرنا اللہ پاک سے مغفرت پانے کا سبب ہے اور یہ عادت اللہ کریم کو بہت پسند ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن (Enemy) ہے، جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۵۳)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: بیشک شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆**شیطان ہر گز یہ گوارا نہیں کرے گا کہ** مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں☆ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں☆ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ بنیں☆ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں☆ درگزر سے کام لیں☆ اپنے حقوق معاف کریں، ☆ ایک دوسرے کے حقوق کالحاظ رکھا کریں☆ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں بلکہ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا کہ** مسلمان آپس میں خوب لڑائی جھگڑے کریں☆ایک دوسرے کی عزتوں پر کیچڑ اُچھالیں ☆بد اخلاقی اور گندی باتیں کریں☆ایک دُوسرے کو خوب گالیاں دیں☆اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارے تو بدلے میں دوسرا دو تھپڑ رسید کرے☆ اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یا لات مارے تو بدلے میں دوسرا کئی گھونسے اور لاتیں مارے☆اگر بچوں کی امی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے جی بھر کے طعنے دیئے جائیں اور ذلیل کیا جائے☆خاندان کے کسی فرد کی غلطی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر زندگی بھر کے لیے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے☆ملازم اور ماتحت کی چھوٹی سی بُھول پر اسے جی بھر کے ذلیل کیا جائے۔☆بڑے مرتبے اور اونچے عہدے والا مسلمان دُوسروں کو حقیر جان کر اپنے سے چھوٹوں کو چیونٹی برابر سمجھے۔ اَلْغَرَض! ☆مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے معاملات میں شیطان کی پیروی کرتے ہیں یا ربّ کریم کی پیروی کرتے ہیں۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے لگیں جبکہ ربّ کریم نے یہی حکم فرمایا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو معاف کریں تاکہ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ کسی مسلمان سے غَلَطی (Mistake) ہو جانے پر تَحَمُّل مزاجی سے کام لیتے ہوئے اُسے معاف کرنا نفس پر بہت مشکل ہو جاتا ہے، لیکن اگر ہم تَحَمُّل مزاجی اور عَفْو و دَرگُزر کی فضیلتوں کو پیشِ نظر رکھیں گے تو تَحَمُّل مزاج بننا آسان ہو جائے گا۔

آیئے! **تحمل مزاجی** اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اس کی فضیلت پر 5 احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں:

تحمل مزاجی اور درگزر کرنے کی فضیلت

(1) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ (معجم اوسط، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴)

(2) ارشاد فرمایا: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مزاجی تکلیف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شر سے بچنا چاہتا ہے، اسے بچایا جاتا ہے۔ (تاریخِ مدینۃ دمشق، الرقم: ۲۱۶۲، رجاء بن حیویہ، ۱۸/۹۸)

(3) ارشاد فرمایا: پانچ کام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہیں، ان میں سے ایک تَحَمُّل مزاجی بھی ہے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/۲۴، حدیث: ۶)

(4) ارشاد فرمایا: بے شک انسان بُردباری کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/۲۷، حدیث: ۸ ملتقطاً)

(5)ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم خادِم (Servant) کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بارسُوال کیا تو اِرْشاد فرمایا: روزانہ سَتّر (70) بار۔ (ترمذی،کتاب البر ولصلة ،باب ما جاء فی العفو عن الخادم، ۳/۳۸۱،حدیث:۱۹۵۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر (70) (Seventy) کا لَفظ بیانِ زِیادَتی (زیادہ تعداد بتانے) کے لیے ہوتا ہے، یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہے کہ غلام سے خطاءً (انجانے میں) غَلَطی ہو جاتی ہو، خباثتِ نَفْس (جان بوجھ کر / بری عادت کی وجہ سے) سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کے وسوسے!

پیارے اسلامی بھائیو! سَتّر (70) بار معاف کرنے کا ذکر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہم خود کو تَحَمُّل مزاج بنائیں۔ کتنی ہی بڑی غلطیاں واقع ہو جائیں، ہمیں تَحَمُّل مزاجی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کی غلطی پر ایک آدھ بار تو صبر کر لیا جاتا ہے، لیکن اگر دوبارہ وہی غلطی سرزد ہو جائے تو بڑھا چڑھا کر بدلہ چکا دیا جاتا ہے اور بعض نادان تو ذرا ذرا سی بات پر فوراً غصے میں آجاتے ہیں مثلاً ☆ پسند کا کھانا نہ ملا ☆ چھوٹے بچے نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا ☆ کسی نے غلطی سے ہمارے نمبر پر کال کر دی ☆ ٹریفک جام ہونے کی

وجہ سے کسی نے ایمر جنسی کی وجہ سے ہارن بجادیا☆بغیر اِستری کے کپڑے مل گئے☆مسجد کے وضوخانے پر دورانِ وضو غلطی سے ساتھ والے کے چھینٹے کپڑوں پر پڑ گئے اور پھر ایسے مواقع پر شیطان بھی وسوسے ڈالتا ہے کہ **"معاف کرتے رہے تو پھر جی لیا تم نے""اگر نرم دل بن گئے تو یہ دنیا تمہیں جینے نہیں دے گی""آج کل درگزر سے کام نہیں لینا چاہیے""معاف کرنے کا زمانہ نہیں ہے بھائی!""معاف کرنے سے لوگ سر پر سوار ہونے لگتے ہیں"** وغیرہ وغیرہ۔ تو یاد رکھئے! ایسی باتوں پر ہرگز توجہ نہ دیجئے۔ تَحَمُّل مزاجی سے کام لیتے ہوئے دوسروں کو معافی اس لیے تھوڑی دینی چاہئے کہ اس سے دنیا سنور جائے بلکہ تَحَمُّل مزاجی اور عفوودرگزر تو آخرت کو بہتر بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کا معمول تھا کہ جتنا بھی بڑا نقصان ہو جاتا وہ تَحَمُّل مزاجی اور درگزر کا دامن نہ چھوڑتے۔

آیئے! ترغیب کے لیے بزرگوں کی تَحَمُّل مزاجی اور معاف کر دینے پر تین (3) حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت مَعْمَر بن راشِد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بن اَبِی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی چنانچہ بِلال بن اَبِی بُردَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ''تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں (Sleeeves) اُوپر کر لو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑ امارو۔" چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور

فرمایا: ہم نے اللہ پاک کی رِضا کے لئے اُسے مُعاف کیا، کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹ ملتقطاً)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھّیں | بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

"**اِحیاء العلوم**" جلد3 کے صفحہ نمبر 216 پر لکھا ہے: ایک مرتبہ حضرت اِبراہیم بن اَدہم رَحمۃُ اللہِ علیہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت اِبراہیم بن اَدہم رَحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں۔** جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصاً)

(3)غلام آزاد کردیا

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایک غلام کے ہاتھ سے آپ کے کپڑوں پر پانی گِر گیا، تو آپ نے اسے تیز نظروں سے دیکھا ، غلام نے کہا: میرے آقا! وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (اور غُصّہ پینے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ غلام نے پھر کہا: وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ (اور لوگوں سے درگزر کرنے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے معاف کیا۔ غلام نے کہا: وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں)۔ آپ نے فرمایا: جا! تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد ہے اور میرے مال میں سے ایک ہزار دِینار بھی تیرے ہیں۔ (بحر الدموع، ص ۲۰۲، آنسوؤں کا دریا، ص ۲۷۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ کے نیک بندوں کے اَخلاق (Manners) کتنے عُمدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی تکلیف دے، تب بھی غُصّے میں آنا اور اس سے بدلہ لینا تو دور کی بات ہے یہ حضرات تو اس کے بدلے میں اسے طرح طرح سے نوازا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی عظیم ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مسلمانوں سے اپنی ذات کے لئے بدلہ لینے کے بجائے انہیں مُعاف کرکے ثوابِ آخرت کے حق دار بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَحَمُّل مزاج بننے کیلئے غُصّے سے بچئے!

پیارے اسلامی بھائیو! خلافِ مزاج بات ہونے پر آپے سے باہر نہ ہونا اور صبر کرنا بھی

تَحَمُّل مزاجی میں شامل ہے۔ آج کے دور میں تَحَمُّل مزاجی سے کام لینا یقیناً ہِمَّت کے کاموں میں سے ہے۔ کیونکہ ہمارے مزاجوں میں غُصّہ جڑ پکڑ چکا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناک بھوں چڑھانا، آپے سے باہر ہو جانا، فضول بَک بَک کرنا، گندی باتوں سے زبان کو آلودہ کرنا اور لڑنے مارنے پر کمربستہ ہو جانا، یہ سب ہمارے ہاں عام ہوتا جارہا ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ غُصّے پر قابو نہ کرنا بھی ہے۔

یاد رکھئے! غُصّہ ایک ایسی آگ ہے جو بجھنے پر آدمی کو جلی ہوئی عمارت کی طرح ویران اور بے کار چھوڑ جاتا ہے۔ بے جا غُصّہ ختم ہونے کے بعد افسوس اور شرمندگی انسان کو گھیر لیتے ہیں۔ تَحَمُّل مزاج بننے اور اس کی فضیلتیں پانے کے لیے غُصّے پر قابو(Control) رکھنا بڑا ضروری ہے۔ بہت سی بُرائیوں کو جنم دینے کے ساتھ ساتھ آخرت کے لیے بھی بہت تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ ☆انسان کو کئی گناہوں میں مُبْتَلا کر سکتا ہے۔ ☆مار دھاڑ کی طرف اُبھارتا ہے۔ ☆دوسروں کی عزّتوں کی پامالی کا سبب بنتا ہے۔ ☆بے حیائی کی باتوں اور بُرا کلام کرنے پر اُبھارتا ہے۔ ☆دوسروں کی نفرتوں کا سبب بناتا ہے۔ ☆دوسروں کے حقوق کو ضائع کرنے کا سبب بنتا ہے۔ ☆حق دار کو اس کا حق دینے سے روکتا ہے۔ ☆انسان کے ظاہر اور باطن کے فرق کو واضح کر دیتا ہے۔ ☆محبتوں کو ختم کر دیتا ہے۔ ☆دُوریوں کو فروغ دیتا ہے۔ ☆گہرے اور مضبوط رشتوں کو بھی بہالے جاتا ہے۔ ☆صِلۂ رحمی سے محروم کر دیتا ہے۔ ☆شفقت و مہربانی جیسی بہترین صفات سے دُور کر دیتا ہے۔ ☆کئی بُری چیزوں کی طرف لے جاتا ہے۔

یاد رکھئے! بہت زیادہ غصے میں مُبْتَلا ہو کر مضبوط چیزوں کو توڑ دینا، طاقتوروں کو پچھاڑ دینا اور دوسروں کو اپنے غصے سے ڈرا دینا یہ بہادری نہیں بلکہ غصے کے وقت خود کو قابو میں

رکھنا بہادری ہے۔ مہربان و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے معمور فرمادے گا۔ (کنزالعُمّال، ۱۶۳/۳ حدیث ۷۱۶۰ ازغصے کا علاج، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غُصّے کے علاج

پیارے اسلامی بھائیو! تَحَمُّل مزاجی کو اپنانے اور غصّے پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ غُصّے کی تباہ کاریوں کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے کیونکہ ☆غصہ ہی اکثر خرابیوں کا سبب بنتا ہے۔ ☆دو بھائیوں میں جُدائی کا باعث بنتا ہے ☆میاں بیوی میں طَلاق (Divorce) کی وجہ بنتا ہے۔ ☆آپس میں نفرت کو فروغ دیتا ہے۔ ☆ناحق قتل کا سبب ہوتا ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جب کسی پر غُصّہ آئے، مار دھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ اللہ پاک مجھ پر قادِر (قدرت رکھنے والا) ہے، اگر میں نے غُصّے میں کسی کا دل دکھایا یا حق ضائع کیا تو قِیامت کے روز اللہ پاک کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟ (غصے کا علاج، ص ۱۵)

غُصّے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ غُصّہ لانے والی باتوں کے موقع پر اللہ والوں کے انداز اور ان کی حِکایات کو ذِہن میں دوہرائیے، آیئے اس طرح کی تین (3) حکایتیں سنتے ہیں:

(1) کسی شخص نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سخت کلامی کی۔ آپ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آجائے اور شیطان مجھے تکبُّر اور حکومت کے غُرور میں مُبْتَلا کرے، میں تم کو ظلم کا نشانہ بناؤں اور روزِ قِیامت تم مجھ

سے اِس کا بدلہ لو، مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہو گا۔ یہ فرما کر خاموش ہو گئے۔(کیمیائے سعادت، ۲/ ۵۹۷ از غصے کا علاج، ص ۱۲)

(2) کسی شخص نے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو گالی دی۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر قِیامت کے دن میرے گناہوں کا پَلّہ بھاری ہے تو جو کچھ تم نے کہا، میں اُس سے بھی بُرا ہوں اور اگر میرا وہ پَلّہ ہلکا ہے تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پروا نہیں۔(اتحاف السادۃ، ۹/ ۴۱۶، از غصے کا علاج، ص ۱۲)

(3) کسی شخص نے حضرت شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو گالی دی، آپ نے فرمایا: اگر تُو سچ کہتا ہے تو اللہ پاک میری مغفرت فرمائے اور اگر تُو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ پاک تیری مغفرت فرمائے۔(احیاءُ العلوم، ۳/ ۲۱۲، از غصے کا علاج، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 14 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اندر صبر و برداشت پیدا کرنے اور غصے کی عادت چھڑانے کے لئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے دعوت اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کرنا بھی ہے۔ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے نیک عمل نمبر 14 یہ ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چپ رہ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ پیارے اسلامی بھائیو! اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ہم غصے جیسی بُری عادت سے بچ سکتے ہیں اور اپنے اندر صبر و برداشت پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، نیز اسی طرح اور بہت سے نیک اعمال

بصورت سوالات اس رسالے میں موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحَبَّت کی اس نے مجھ سے مُحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شَیخِ طریقت ،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں ☆ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار، ۶۶۸/۹) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۶۶۸/۹۔ بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۲۵،۲۲۶) ☆ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے

1... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلُوم، ۱/۱۹۳)

اعلان

ناخن کاٹنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

یاددھانی

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1…کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرودِپاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرودِپاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِپاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہوجاتی ہے۔[4]

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 30 اپریل 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

ناخن کاٹنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلُوم، ۱/۱۹۳) ☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری، ۵/۳۵۸) ☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ☆ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھینک آنے پر پڑھنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **”چھینک آنے پر پڑھنے کی دعا“** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ (خزینۂ رحمت، ص58)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ [1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا ۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُالملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُالکُرسی، تسبیح فاطمہ، سُورۃالاِخلاص پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7)شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8)313بار دُرُود شریف پڑھے؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12)12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد یا صلوٰۃُاللَّیل پڑھی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38)جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟(47)ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48) والدین اور پیرومُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49) اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟ (59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟ (60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟ (61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟ (64) علاقائی دورہ کیا؟ (65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد